# مدیر کے نام

**رحمت اللہ' کراچی**

اگست ۹۴ کے "اشارات" سے آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم کوئی آزاد اور خود مختار ملک نہیں بلکہ شروع ہی سے غلام ہیں۔

**ابوبکر احمد' میرپور خاص**

ہم موجودہ حکمرانوں کو برا بھلا کہتے ہیں "اشارات" پڑھ کر اندازہ ہوا کہ پاک امریکی تعلقات کی تو پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھی گئی تھی۔

**محمد عبداللہ' حسن ابدال**

"اشارات" میں ہم جیسے عام قارئین کے لیے بہت سے باتیں بالکل نئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ پاکستان نے اپنے قیام کے ساتھ ہی امریکا کے آگے کاسہ گدائی پھیلا دیا۔ کیا آزاد اور خود دار قوموں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے؟ اور پھر آگے چل کر خود کو امریکا کے ساتھ وابستہ ہی کر لیا' اور یہ وابستگی اب اتنی اندھی اور گہری ہو چکی ہے کہ ہم ہر معاملے میں امریکا ہی سے Dictation لیتے ہیں (میر بھی کیا سادہ ہیں ---)۔ "اشارات" سے یہ بھی پتا چلا کہ امریکا کس طرح ہمارا کھلا اور خفیہ "نگران" رہا ہے' لیکن جب ہم خود ہی اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہیں اور "امریکا' تیرا شکریہ" کی تختی گلے میں لٹکالیں تو کسی سے شکوہ کیسا؟

**عطاء محمد' راولپنڈی**

پاکستان کو ایسی مخلص اور پرعزم قیادت کی ضرورت ہے جو ملک کو اس کا حقیقی باعزت مقام دلوا سکے۔ امریکا بھی جان لے کہ ہم آزاد ہیں۔

**اقبال علی' واہ کینٹ**

فقہی مسائل کے علاوہ تحریکی مسائل میں بھی اجتہاد آج کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سوڈان میں حسن ترابی کی حکمت عملی (اگست ۹۴) اسی نوعیت کا اجتہاد ہے۔

شمیم احمد، کراچی

سوڈان میں فوج کے ساتھ تعاون بار آور ہوا ہے۔ دوسرے اسلامی ممالک کی تحریکوں کو اس تجربے کو سامنے رکھنا چاہیے اور ممکن ہو تو کچھ سیکھنا بھی چاہیے۔

سیّد اشفاق احمد، حیدر آباد

فوج کے ساتھ تحریکِ اسلامی کے تعاون کو شجر ممنوعہ قرار دینے والوں کو عبدالوہاب آفندی کی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

محمد عبدالعزیز، پشاور

ہر فوج کی اپنی تربیت اور روایات ہوتی ہیں۔ ضروری نہیں کہ سوڈان کا تجربہ دوسری جگہ دہرایا جائے اور کامیاب ثابت ہو۔

سلیم منصور، گوجرانوالہ

"اشارات" حقیقی معنوں میں کوزے میں دریا بند تھا۔ ۴۷ سالوں پر پھیلے ہوئے تعلقات کے جوار بھاٹا کو اس خوبصورتی سے اور رواں دواں انداز سے اتنے تھوڑے صفحات میں پیش کرنے اور ساتھ ہی ان پر محاکمہ پیش کرنے سے ایک شاندار قلم پارہ تخلیق ہوا، اس پر مبارک باد قبول فرمایئے۔ لیکن ایک دو باتیں اور بھی ہیں۔

ایک جگہ آپ نے لفظ "یارِ غار" منفی حوالے سے لکھا۔ اردو ادب میں سیکولر بلکہ دین کا مذاق اڑانے والے الفاظ یا تراکیب میں سے یہ ایک لفظ ہے۔ مثال کے طور پر وحشت و درندگی کے لفظ "بربریت" کا استعمال بھی غلط ہے، سادھو سنتوں کا رول ادا کرنے والے کے لیے "اللہ ہو کے گنبد میں بند" کا محاورہ بھی نامناسب ہے، غلط معنوں میں لفظ "چار یاری" بھی مذموم ہے۔ ایسے اور بھی الفاظ ہیں جو بہرحال تاریخی اشارے بنتے ہیں، ان سے بچنا اور بچانا اشد ضروری ہے۔ انھی اشارات میں تشخیص اور تاریخی جائزہ تو بہت خوب تھا، لیکن "پس چہ باید کرد" میں قلیل المیعاد اور طویل المیعاد اہداف میں تشنگی محسوس ہوئی۔

اخونزادہ عبدالمتین، ژوب

ایک عام تعلیم یافتہ شخص کے لیے آپ کے رسالے کی زبان خاصی مشکل ہوتی ہے۔ اب ہم ڈکشنری ساتھ رکھ کر پڑھنے سے تو رہے۔ کلامِ نبویؐ بہترین سلسلہ ہے۔ صفحات بھی زیادہ کریں، اور تشریح بھی۔

---